جنازے کے احکام و مسائل

اور

اس کی بعض بدعات

مُصنّف

علامہ محمد ناصر الدین البانی

www.KitaboSunnat.com

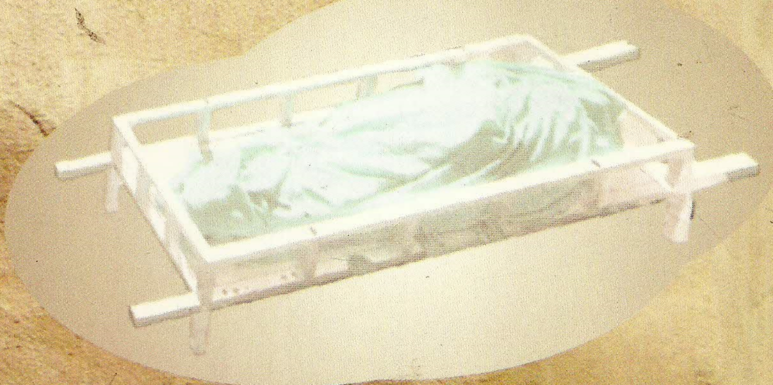

دار العلم ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جنازہ کے احکام و مسائل

اور

اس کی بعض بدعات

مصنف

علامہ محمد ناصر الدین البانی

تلخیص و ترجمہ

مولانا رفیق احمد رئیس سلفی

دار العلم ممبئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر ۴۲

نام کتاب : جنازہ کے احکام ومسائل اوراس کی بعض بدعات

تالیف : علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ : رفیق احمد رئیس سلفی

صفحات : 52

طبع دوم : ۲۰۱۴ء

طابع : محمد اکرم مختار

ناشر : دار العلم، ممبئی

تعداد اشاعت : ایک ہزار

دار العلم ممبئی

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

خوشی اور غم دو ہی ایسے مواقع ہیں جہاں ایک مسلمان کے فکری و عملی رویے سے، اس کے اندرون کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ مسرت وشادمانی کے لمحات میں وہ اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرتا ہے اور رنج والم کی گھڑیوں میں صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ زندگی میں ان دونوں ہی حالات سے اسے گزرنا پڑتا ہے اور وہ انتہائی خوش اسلوبی سے ان آزمائشوں سے باہر نکل آتا ہے۔ شیطان جو انسان کا ازلی دشمن ہے، وہ خوشی اور غم کے لمحات ہی میں اس کو اپنا نشانہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایمان وعمل کی دولت سے سرفراز افراد شیطان کے بہکاوے میں نہیں آتے، جبکہ کمزور ایمان وعقیدہ رکھنے والے بہت آسانی سے اس کا شکار بن جاتے ہیں۔

موجودہ دور کے مسلمانوں میں غیر شرعی رسوم وروایات کا جو چلن دیکھنے کو مل رہا ہے، ان میں بیشتر کا تعلق شادی اور جنازہ سے ہے۔ شادی بیاہ میں سادگی اب کہیں نظر نہیں آتی، بلکہ پیغام نکاح سے رخصتی تک دونوں گھرانے اتنے مراحل سے گزرتے ہیں کہ ہر مرحلہ میں آنے والے اخراجات سے ایک نہیں دو چار شادیاں ہوسکتی ہیں۔ امیروں کی بات تو جانے دیجیے کہ انھوں نے ان اخراجات کو اپنا خصوصی شوق بنا رکھا ہے، ایک غریب مسلمان بھی اس دوڑ میں آگے نکلنے کی کوشش کررہا ہے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے اس کے پاس پیسے نہیں، لیکن بیٹی کو جہیز میں دینے کے لیے سب کچھ موجود ہے۔

گھر میں کسی بزرگ یا عزیز کی موت کے بعد جو صورت حال سامنے آتی ہے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد درجہ نازک ہے۔ بدعات ورسوم نے یہاں حد سے زیادہ پاؤں پسار لیے ہیں۔ بعض بدعات کو دین کے نام سے انجام دیا جاتا ہے، جبکہ بیشتر رسوم خاندانی روایات سمجھ کر ادا کی جاتی ہیں۔ خاندان کے اہل علم اور دیگر علماء اپنی آنکھوں کے سامنے یہ منظر دیکھتے رہتے ہیں، لیکن غم کے اس موقع پر وہ بھی اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور سب کچھ ہوتا ہوا دیکھتے رہتے ہیں۔

بدعات اور غیر شرعی رسوم نے اسلام کی تصویر خراب کر رکھی ہے۔ خود مسلمانوں کی دینی ترجیحات تبدیل ہوگئی ہیں۔ وہ آج قرآن خوانی اور فاتحہ کو جس قدر اہمیت دیتا ہے، اپنے مرحوم عزیزوں کے لیے صدق دل سے دعا کرنے کو اہمیت نہیں دیتا۔ بوڑھے والدین کی ناز برداری اور ان کی فرماں برداری کا اس کی نظر میں کوئی خاص مقام نہیں ہے، لیکن ان کے مرنے کے بعد انھیں کے نام پر وہ اعزہ واحباب کے ساتھ قورمہ اور بریانی کھاتا ہے اور اسے ایصال ثواب کا نام دیتا ہے۔

زیر مطالعہ کتاب جنازہ کے احکام ومسائل اور اس سے متعلق بعض بدعات کے تذکرے پر مشتمل ہیں۔ کتاب کے مستند ہونے کے لیے خود مصنف رحمہ اللہ کا نام کافی ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین البانی نے اس دور میں اپنی حدیثی خدمات کے ذریعے سے جو مقام حاصل کیا ہے وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ زیر مطالعہ کتاب ان کی مکمل اور بھرپور کتاب "أحكام الجنائز وبدعها" کی ملخص ترجمانی ہے۔ مترجم نے عوام کی سہولت کے لیے زبان سادہ اور آسان استعمال کی ہے۔ پوری کتاب کی تلخیص اس انداز میں کی گئی ہے کہ جنازہ سے متعلق کوئی مسئلہ چھوٹنے نہیں پایا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

اکرم مختار

دار العلم، ممبئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم

عصر حاضر کے عظیم مصلح اور مجدد علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ تحقیق و تخریج حدیث کے میدان میں اپنی متنوع خدمات سے انہوں نے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس کی نظیر ماضی کی کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔ فکر سلف اور منہج سلف کے احیاء اور اس کی توسیع و اشاعت کے لیے ان کی جہد و مساعی کو بہت دنوں تک یاد رکھا جائے گا۔ علامہ نے صحیحہ اور ضعیفہ کے اپنے سلسلوں، سنن اربعہ کی صحیح و ضعیف کے اعتبار سے تدوین جدید اور ارواء الغلیل وغیرہ جیسی بیسیوں کتابوں کے ذریعہ حدیث کے جملہ علوم کو جو اعتبار و استناد بخشا ہے وہ اس دور کی اہم ترین ضرورت تھی۔ جب صحیح فکر و عقیدہ بدلتے ہوئے حالات کے زیر اثر آ جائے، مصلحت کا مادی تصور جب دل و دماغ کو متاثر کرنے لگے، عزت و احترام کا غیر اسلامی نظریہ جب تنقید و جائزہ کی بصیرت سلب کر لے اور علم و تحقیق کی بجائے جہالت اور خود فریبی کا سکہ چلنے لگے تو پھر دنیا کو روشنی کون دکھائے گا۔ یہ اسی قسم کے حالات تھے جن میں علامہ محمد ناصر الدین البانی کی شخصیت اللہ کی ایک نشانی بن کر نمودار ہوئی اور وہ کارواں جو چلتے چلتے سست ہو گیا تھا اور دائیں بائیں کی چمک دمک بھی اس کو رجھانے لگی تھی وہ ایک نئے عزم و حوصلہ سے جادۂ مستقیم پہ گامزن ہو گیا۔ دین اسلام کے لیے نئے پودے لگانا اور پھر ان سے اپنے محبوب دین کی خدمت لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ کام وہ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب توفیق بندوں سے ہمیشہ لیتا رہے گا، انشاء اللہ۔

پیش نظر کتاب علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی معروف و متداول کتاب "احکام الجنائز و بدعھا" کی ملخص ترجمانی ہے۔ علامہ نے خود اپنے قلم سے اس اہم کتاب کی تلخیص کی ہے لیکن پیش نظر کتاب اس تلخیص کا ترجمہ نہیں البتہ ملخص ترجمانی کے وقت تلخیص سامنے ضرور رہی ہے۔

یہ کتاب ان کم پڑھے لکھے عدیم الفرصت لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جن کو ضرورت صرف اس کی ہے کہ صحیح مسئلہ معلوم ہو جائے۔ دلائل اور بحث کی تفصیل پڑھنے کا جن کو موقع نہیں ملتا ہے۔ قارئین کے اطمینان کے لیے میں نے ہر مسئلہ کے آخر میں مختصر حوالہ بھی دے دیا ہے۔ البتہ یہاں یہ یاد رہے کہ علامہ کا تخریج و تحقیق حدیث کا اپنا منفرد انداز ہے وہ پورے حوالے اور مکمل تخریج کے بعد ہی قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ میں نے حوالوں میں اختصار سے کام لیا ہے جہاں حوالے میں پانچ کتابوں کے نام درج ہیں میں نے ایک دو کا نام لینے اکتفا کیا ہے۔ تفصیلی مطالعہ کے خواہش مند اہل علم حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔

اردو داں طبقہ کے سامنے ایک مستند عربی کتاب کا مختصر ترجمہ پیش کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں سجدۂ شکر بجالاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کی خدمت کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ کتاب کو شرف قبولیت بخشے اور اسے مترجم و ناشر کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے (آمین)

خادم العلم و العلماء

رفیق احمد رئیس سلفی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مریض کی ذمہ داریاں

(۱) ایک مسلمان مریض پر واجب ہے کہ وہ اللہ کے فیصلہ پر راضی رہے، اس کی بنائی ہوئی تقدیر پر صبر کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ حسن ظن رکھے، یہی روش اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، بیہقی، احمد)

(۲) خوف اور امید کی ملی جلی کیفیت اس پر طاری رہے، اپنے گناہوں پر اللہ کے عذاب سے خوف زدہ ہو اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

(۳) مرض خواہ کتنی ہی شدت اختیار کر جائے اس کے لیے قطعاً جائز نہیں ہے کہ موت کی تمنا کرے، اس سلسلے میں اگر کچھ کہنا ہی چاہتا ہے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ. (بخاری، مسلم، بیہقی)

"اے! اللہ مجھے زندگی عطا فرما جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے موت دے دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔"

(۴) اگر اس پر کچھ لوگوں کے حقوق واجب ہوں تو ممکن ہونے کی صورت میں انہیں فوراً ادا کردے ورنہ پھر وصیت کر دے۔ (بخاری، بیہقی)

(۵) وصیت کرنے میں تاخیر سے کام نہ لے بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو وصیت کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) ان قریبی رشتہ داروں کے لیے اس کے لیے وصیت کرنا واجب ہے جو اس کی جائیداد میں وارث نہ ہو رہے ہوں۔ (بقرہ: ۱۸۰)

(۷) اس کے لیے ایک تہائی جائداد کی وصیت کرنا جائز ہے، اس سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ ایک تہائی سے کم کی وصیت کرے۔ (احمد، بخاری، مسلم،)

(۸) اپنی وصیت پر دو عادل مسلمانوں کو گواہ بنا دے، اگر مسلمان نہ مل سکیں تو دو غیر مسلموں ہی کو گواہ بنا دے۔ (المائدہ: ۱۰۶)

(۹) وراثت کے سلسلہ میں والدین اور وارث ہونے والے قریبی رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۱۰) وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ مثال کے طور پر کسی وارث کو اس کے حصۂ وراثت سے محروم کرنے کی وصیت کرنا یا کسی کو اس کے حصہ سے زیادہ دینے کی وصیت کرنا۔ (دارقطنی، حاکم)

(۱۱) ظلم پر مبنی ہر وصیت باطل اور مردود ہے۔ (بخاری، مسلم، احمد)

(۱۲) چونکہ آج کل بہت سے لوگ اپنے دین کے معاملات خاص طور پر جنازہ سے متعلق مسائل میں بدعات کے شکار ہیں اس لیے ایک مریض مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو وصیت کر دے کہ اس کی تجہیز و تکفین سنت کے مطابق ہو۔ صحابہ کرامؓ نے اس سلسلے میں بطور خاص اپنے قریبی لوگوں کو وصیتیں کی ہیں۔ (احمد، مسلم، ترمذی، بیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب الموت کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنا

(۱۳) ایک مسلمان کی وفات کا وقت قریب آجائے تو جو لوگ اس کے پاس موجود ہوں ان کے اوپر واجب ہے کہ:

❖ اسے کلمہ شہادت کی تلقین، یعنی زبان سے ادا کرنے کے لیے کہیں۔ (مسلم، ابن حبان)

❖ اس کے لیے دعا کریں، اس کے سامنے اپنی زبان سے صرف اچھی بات کریں۔ (مسلم، بیہقی)

(۱۴) کلمہ شہادت کی تلقین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے پاس اسے سنا کر کلمہ شہادت پڑھا جائے بلکہ اسے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ (مسند احمد)

(۱۵) قریب الموت مسلمان کے پاس سورہ یٰس پڑھنا یا اس کا رخ پھیر کر قبلہ کی طرف کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس مسئلہ سے متعلق حدیث صحیح نہیں ہے، بلکہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس بات پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

(۱۶) کسی قریب الموت کافر کے پاس ایک مسلمان کے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اس کافر کے مسلمان ہونے کی امید میں اس پر اسلام پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (بخاری، حاکم، بیہقی، احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد حاضرین کی ذمہ داریاں

(۱۷) جب ایک مسلمان وفات پا جائے اور اس کی روح پرواز کر جائے تو اس کے پاس موجود لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ:

- اس کی دونوں آنکھیں بند کر دیں اور اس کے لیے دعا کریں۔ (مسلم، احمد، بیہقی)
- اس کے اوپر کپڑا اس طرح ڈال دیں کہ اس کا پورا بدن ڈھک جائے۔ (بخاری، مسلم، بیہقی)
- وفات پانے والا اگر حالت احرام میں تھا تو اس کے سر اور چہرے کو ڈھکنے کے بجائے کھلا رہنے دیں۔ (بخاری، مسلم، بیہقی)
- اس کی تجہیز، تکفین اور تدفین میں جلدی کریں۔ (بخاری، مسلم)
- جس شہر یا بستی میں اس کا انتقال ہوا ہے وہیں اس کو دفن کیا جائے اس کی میت دوسری جگہ نہ لے جائی جائے۔ (سنن اربعہ)
- اگر اس کے ذمہ قرض ہو تو اس کی چھوڑی ہوئی دولت سے جلد از جلد اس کی ادائیگی کر دی جائے خواہ ساری دولت قرض ہی میں کیوں نہ ختم ہو جائے، اگر قرض کے بقدر اس کے پاس دولت نہ ہو تو حکومت اس کا قرض ادا کرے بشرطیکہ مرنے والا زندگی میں قرض کی ادائیگی کے لیے کوشش کر رہا تھا، حکومت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایسا نہ کرنے کی صورت میں بعض اصحاب خیر بطور صدقہ اگر اس کا قرض ادا کردیں تب بھی جائز ہے۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

ایک اہم بات

میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں جو صحیح احادیث ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر میت کا قرض ادا کردیا جائے تو اس سے اسے فائدہ پہنچتا ہے، خواہ قرض اس کی اولاد کے علاوہ کوئی دوسرا ہی کیوں نہ ادا کرے، قرض کی وجہ سے جو عذاب ہونے والا تھا وہ عذاب بھی اس سے اٹھالیا جاتا ہے۔

حاضرین کے لیئے جائز باتیں

(۱۸) میت کے پاس موجود لوگوں کے لیے میت کا چہرہ کھولنا اور اسے بوسہ دینا جائز ہے، اسی طرح تین دن تک میت کے غم میں ان کا آنسو بہانا بھی جائز ہے۔

(بخاری، مسلم، احمد، نسائی، بیہقی، ترمذی، ابوداؤد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے قریبی رشتہ داروں کے فرائض

(۱۹) میت کی وفات کی خبر جب اس کے قریبی رشتہ داروں کو ملے تو ان کے لیے دو چیزیں واجب ہیں:

❖ صبر کریں اور تقدیر پر راضی رہیں۔ (سورہ بقرہ: ۱۵۵-۱۵۷)
بالخصوص اولاد کی وفات پر صبر کرنے والے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ (بخاری و مسلم)

❖ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا. (مسلم، بیہقی، احمد)
''یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم یقینی طور پر اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر دے اور اس سے بہتر نعمت عطا فرما۔''

(۲۰) اپنی اولاد وغیرہ پر سوگ مناتے ہوئے ایک مسلمان عورت کا زیب و زینت ترک کر دینا صبر کے خلاف نہیں ہے، بشرطیکہ اس کا یہ سوگ تین دن سے زیادہ نہ ہو، البتہ اپنے شوہر کی وفات پر اس کے لیے حکم یہ ہے کہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے۔ (بخاری)

(۲۱) لیکن اگر شوہر کے علاوہ دوسرے عزیزوں کی وفات پر مسلمان عورت اپنے شوہر کی خوشی اور اس کی ضروریات کی تکمیل کے لیے سوگ نہ منائے تو یہ اس کے حق میں افضل ہے، اس سے میاں بیوی دونوں کے لیے خیر و برکت کی امید کی جاتی ہے۔ (الطیالسی، بخاری، و مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے قریبی عزیزوں کے لیے حرام کام

(۲۲) جب اپنے کسی عزیز کا انتقال ہو جاتا ہے تو کچھ لوگ بعض ایسے کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں جن کو رسول اکرم ﷺ نے حرام قرار دیا ہے، ان سے بچنے کے لیے ان کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ ذیل میں بعض باتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے:

- نوحہ اور بین کرنا۔ (مسلم، بیہقی)
- بال منڈوانا۔ (بخاری و مسلم)
- بال بکھیرنا۔ (ابوداؤد، بیہقی)
- میت پر اظہار غم کرتے ہوئے چند دنوں کے لیے داڑھی بڑھا لینا اور پھر اسے منڈوا لینا، بال بکھیرنے کے حکم میں یہ بھی داخل ہے۔
- بلند میناروں اور اونچی جگہوں سے مرنے والے کی موت کا اعلان کرنا، یہ اس نعی (موت کے اعلان کا ایک خاص جاہلی طریقہ) میں داخل ہے جس کی ممانعت آئی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، بیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کی اطلاع دینے کا جائز طریقہ

(۲۳) موت کی اطلاع دینے کا جو طریقہ زمانہ جاہلیت میں رائج تھا اس سے ہٹ کر کسی کی وفات کی خبر دینا جائز ہے بلکہ تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کے اصل مستحق اگر میت کے پاس نہ ہوں تو ان کو خبر دینا واجب ہے۔

(بخاری، مسلم)

(۲۴) خبر دینے والے کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ جس کسی کو وفات کی اطلاع دے اس سے میت کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست بھی کرے۔

(مسند احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ خاتمہ کی چند نشانیاں

(۲۵) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے نبی کے ذریعہ بعض ایسی واضح نشانیوں کی خبر دی ہے جن سے حسن خاتمہ کا پتہ چلتا ہے۔ مرتے وقت اگر کوئی ایک بھی ظاہر ہو تو یہ مرنے والے کے لیے بشارت ہے۔ احادیث صحیحہ میں جن نشانیوں کی خبر دی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) موت کے وقت زبان سے کلمہ جاری ہونا۔ (حاکم)

(۲) موت کے وقت پیشانی پر پسینہ ظاہر ہونا۔ (احمد، نسائی، ترمذی)

(۳) جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن انتقال ہونا۔ (مسند احمد)

(۴) میدان جہاد میں شہید ہونے کی تمنا لیے ہوئے انتقال کرنا۔ (مسلم)

(۵) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے وفات پانا۔ (مسلم، احمد)

(۶) طاعون کی بیماری میں انتقال کرنا۔ (بخاری)

(۷) پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر وفات پانا۔ (مسلم)

(۸) پانی میں ڈوب کر مرنا۔ (بخاری، مسلم)

(۹) دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۰) مسلمان عورت کا حالت حمل میں یا زچگی کے وقت انتقال کرنا۔ (مسند احمد)

(۱۱) آگ سے جل کر مرنا۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) ذات الجنب (نمونیہ) کی بیماری سے وفات پانا۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی)

(۱۳) سل (تپ دق) میں مبتلا ہو کر مرنا۔ (مجمع الزوائد)

(۱۴) اپنے مال کو بچاتے ہوئے جان دے دینا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۵) دین و ایمان کی حفاظت میں جان دینا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۱۶) اپنے جسم و جان کا دفاع کرتے ہوئے جان دے دینا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۱۷) اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے یا سرحد کی نگرانی کرتے ہوئے جان دے دینا۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، احمد،)

(۱۸) کوئی عمل صالح انجام دیتے ہوئے وفات پانا۔ (مسند احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کی تعریف و توصیف کرنا

(۲۶) وفات پانے والے مسلمان کے لیے راست باز بالخصوص علم و عمل سے آراستہ اس کے متعارفین اور پڑوسیوں کا تعریفی کلمات کہنا اور اس کی خوبیاں بیان کرنا، اس کے لیے جنت کا موجب ہے۔ تعریف کرنے والے مسلمانوں کی تعداد کم سے کم دو ہونی چاہیے۔

(بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی)

(۲۷) اگر کسی مسلمان کی وفات اتفاق سے سورج گرہن یا چاند گرہن کے موقع پر ہو جائے تو اس سے کوئی فال لینا درست نہیں ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ مرنے والا چونکہ بڑی عظمت والا تھا اس لیے سورج اور چاند بھی گہنا گئے، دور جاہلیت کی خرافات میں سے ہے۔

(بخاری، مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کو نہلانے کا حکم اور اس کا طریقہ

(۲۸) جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو اس کی میت کو جلد از جلد نہلانے کے لیے اقدام کرنا کچھ مسلمانوں کے لیے واجب ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲۹) میت کو غسل دیتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کی رعایت کی جائے:

- غسل تین بار دیا جائے یا اس سے زیادہ اگر نہلانے والے ضرورت محسوس کریں۔
- غسل کی تعداد طاق ہونی چاہیے۔
- کچھ مرتبہ میں بیری کا پتہ یا صابون وغیرہ استعمال کریں۔
- آخری بار غسل دیتے ہوئے پانی میں خوشبو ملا لیں، کافور مل جائے تو زیادہ بہتر ہے۔
- عورت کے بالوں کی چوٹیاں کھول کر اچھی طرح دھوئیں۔
- دھونے کے بعد بالوں کو سنواریں۔
- عورت کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر اس کے پیچھے ڈال دیں۔
- غسل دائیں جانب سے اور اعضائے وضو سے شروع کیا جائے۔
- مرد کو مرد اور عورت کو عورتیں غسل دیں۔ (اس حکم سے بعض لوگ مستثنیٰ ہیں جن کا بیان آگے آرہا ہے۔) (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ میت کے جسم پر موجود کپڑے اتار دیے جائیں اور اسے ایک بڑے کپڑے سے ڈھک دیا جائے پھر کپڑے کے ٹکڑے سے یا دستانہ پہن کر اسے ڈھکے ہوئے کپڑے کے نیچے سے نہلایا جائے۔ (ابوداؤد، حاکم، احمد)

❖ حالت احرام میں وفات پانے والے حاجی کو خوشبو یا کافور میں ملے ہوئے پانی سے غسل نہیں دیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

❖ شوہر کا انتقال ہوجائے تو بیوی اسے غسل دے سکتی ہے۔ اسی طرح بیوی کا انتقال ہوجائے تو شوہر غسل دے سکتا ہے۔ ممانعت کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے بلکہ احادیث سے جواز ثابت ہوتا ہے۔

(مسند احمد، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)

(۳۰) میت کے نہلانے والے کو بہت ثواب ملتا ہے بشرطیکہ وہ دو باتوں کا خیال رکھے۔

❖ اس کی ستر پوشی کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز نہلاتے وقت نظر آجائے تو اسے دوسروں سے بیان نہ کرے۔ (حاکم، بیہقی)

❖ نہلانا محض اللہ کی خوشنودی کے لیے ہو، اس سے کسی بدلہ، شکریہ اور دنیاوی فائدہ مقصود نہ ہو۔ اسلامی شریعت میں یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ صرف انہی عبادات کو شرف قبولیت عطا کرتا ہے جو صرف اس کی رضا کے لیے کی گئی ہوں۔

(البینۃ: ۵، بخاری، مسلم وغیرہ)

(۳۱) جو شخص میت کو نہلائے اس کے لیے مستحب ہے کہ خود بھی غسل کرلے لیکن غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم، دارقطنی)

(۳۲) میدان جہاد میں شہید ہونے والے مسلمان کو غسل نہیں دیا جائے گا خواہ وہ جنبی ہی کیوں نہ رہا ہو۔ (بخاری، ابوداؤد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کو کفن پہنانے کا طریقہ

(۳۳) میت کو نہلانے کے بعد اسے کفن پہنانا واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۴) کفن کا کپڑا یا اس کی قیمت میت کے مال سے ہونی چاہیے خواہ اس نے صرف اتنی جائیداد چھوڑی ہو جس سے کفن کے کپڑے خریدے جاسکیں۔

(بخاری، مسلم)

(۳۵) کفن کا کپڑا اتنا لمبا چوڑا ہونا چاہیے کہ میت کا سارا بدن اس سے ڈھک جائے۔ (مسلم، ابوداؤد، احمد)

(۳۶) کفن اگر تنگ اور چھوٹا ہو اور بڑا میسر نہ ہو تو اس سے پہلے سر ڈھکا جائے اور باقی حصہ بدن کو جہاں تک کفن پہنچ سکے، پھر جو حصہ کھلا رہ جائے اسے گھاس وغیرہ سے ڈھک دیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

(۳۷) جب کفن کے کپڑے کم ہوں اور میت کی تعداد زیادہ ہو تو ایک ہی کفن میں کئی کئی لوگوں کو کفنانا جائز ہے، اس صورت میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ قبلہ کی طرف وہ میت رکھی جائے گی جسے قرآن زیادہ یاد رہا ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۳۸) شہید کی شہادت جس کپڑے میں ہوئی ہے اسے اس کے بدن سے اتارا نہیں جائے گا بلکہ خون سے لت پت اسی کپڑے میں اسے دفن کردیا جائے گا۔

(احمد، نسائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۹) شہید کو اس کے کپڑے کے اوپر ایک یا اس سے زیادہ کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۰) حالت احرام میں وفات پانے والے کو اس کے انہی دونوں کپڑوں میں کفنایا جائے گا جن کو پہنے ہوئے اس نے وفات پائی ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۱) کفن میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا مستحب ہے:

- کفن کا کپڑا سفید ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)
- کفن تین کپڑوں پر مشتمل ہو۔ (کتب ستہ)
- اگر میسر آجائے تو تینوں میں ایک دھاری دار ہو۔ (ابوداؤد)
- کفن کو تین بار خوشبودار لکڑی جلا کر دھونی دی جائے۔ (احمد)

لیکن حالت احرام میں وفات پانے والا اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(۴۲) بہت زیادہ قیمتی کفن استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور کفن میں تین سے زیادہ کپڑے بھی جائز نہیں ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف تین کپڑوں میں کفنایا گیا تھا۔ اس لیے خلاف سنت ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں مال کا ضیاع بھی ہے، حالانکہ اس مال کے زیادہ مستحق زندہ لوگ ہیں۔ (بخاری، مسلم)

(۴۳) کفن کے کپڑوں کی تعداد کے سلسلے میں عورت کے لیے بھی وہی حکم ہے جو مرد کے لیے ہے، دونوں کے کپڑوں میں فرق بتانے والی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ کو اٹھانا اور اس کے پیچھے چلنا

(۴۳) جنازہ کو اٹھانا اور اس کے پیچھے جانا واجب ہے، یہ مسلمان میت کا ایک حق ہے جو دوسرے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۴) جنازہ کے ساتھ جانے کی دو صورتیں ہیں:

❖ اس کے گھر سے نماز جنازہ پڑھنے تک اس کے ساتھ جانا۔

❖ اس کے گھر سے تدفین تک اس کے ساتھ رہنا۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ دونوں صورتیں ثابت ہیں۔

(ابن حبان، حاکم)

(۴۵) اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسری صورت یعنی تدفین تک اس کے ساتھ رہنا پہلی صورت پر اکتفا کرنے سے افضل ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۶) جنازہ کے پیچھے چلتے ہوئے کوئی ایسا کام کرنا یا کوئی ایسی چیز لے جانا جس کی شریعت میں اجازت نہ ہو، جائز نہیں ہے، اس سلسلے میں احادیث میں بطور خاص دو چیزوں کا تذکرہ ملتا ہے، ایک تو بلند آواز سے آہ و بکا کرتے ہوئے جانا اور دوسرے میت کے پیچھے خوشبودار لکڑی وغیرہ جلا کر لے جانا۔ (ابوداؤد، احمد)

(۴۸) اسی حکم میں جنازہ کے آگے بلند آواز سے ذکر کرتے اور کوئی دعا پڑھتے ہوئے چلنا بھی داخل ہے، ایسا کرنا بدعت ہے۔ (بیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۹) جنازہ کو لے کر تیز چلنا چاہیے۔ آہستہ آہستہ نہیں لیکن تیز چلنے کا مطلب دوڑنا نہیں ہے کہ طواف کعبہ کے وقت رمل کرنے کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

(بخاری، مسلم)

(۵۰) جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چلنا جائز ہے، بشرطیکہ چلنے والا جنازہ کے قریب رہے، البتہ سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے گا۔

(ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

(۵۱) جنازہ کے آگے چلیں یا پیچھے چلیں دونوں طریقے نبی اکرم ﷺ کے فعل مبارک سے ثابت ہیں۔ (ابن ماجہ، طحاوی)

(۵۲) لیکن جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔

(المصنف لابن ابی شیبہ)

(۵۲) جنازہ کے ساتھ اپنی سواری پر بیٹھ کر جانا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے، لیکن افضل پیدل جانا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت یہی رہی ہے، آپ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا کہ کبھی آپ نے جنازہ کے ساتھ جانے میں سواری کا استعمال کیا ہو۔ (ابوداؤد، حاکم، بیہقی)

(۵۳) جنازہ کی تدفین سے فارغ ہوکر واپس آتے ہوئے سواری پر آنا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔ (ابوداؤد، حاکم، مسلم)

(۵۴) جنازہ کو یکہ وغیرہ پر یا جنازہ کے لیے مخصوص گاڑیوں پر لے کر جانا اور اس کے ساتھ جانے والوں کا سواریوں پر سوار ہوکر چلنا، اسلامی شریعت میں مندرجہ ذیل وجوہات سے جائز نہیں ہے:

❖ یہ کافروں کا طریقہ ہے، اور اسلامی شریعت کا اصول یہ ہے کہ ان کی تقلید اس معاملہ میں جائز نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ یہ عبادت کے ایک کام میں بدعت ہے، مزید یہ کہ سنت کے خلاف ہے کیونکہ سنت یہ ہے کہ جنازہ کو کندھوں پر اٹھا کر لے جایا جائے۔

❖ جنازہ کو اٹھا کر لے چلنے کا ایک مقصد ہے اور وہ ہے آخرت کی یاد دہانی، اس صورت کو اپنانے سے یہ مقصد ختم ہو جاتا ہے۔

❖ ایسا کرنے سے لازمی طور پر جنازہ کے ساتھ جانے والوں کی تعداد کم ہو جائے گی کیونکہ ہر شخص اس قابل نہیں ہے کہ کرایہ کی گاڑی لے کر میت کے ساتھ جا سکے۔

❖ رسوم وروایات سے پاک اسلامی شریعت کا اس صورت حال سے قریب اور دور کا کوئی رشتہ نہیں ہے، خاص طور پر جنازے وغیرہ جیسے اہم معاملات میں شریعت کا اپنا مخصوص طریقہ ہے۔

(۵۵) جنازہ کے لیے یا اسے دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم منسوخ ہے، کھڑے ہونے کی دو صورتیں ہیں:

❖ جنازہ گزرے تو اسے دیکھ کر بیٹھا ہوا آدمی کھڑا ہو جائے، یہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ (مسلم، ابن ماجہ)

❖ قبرستان پہنچ کر جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے، اس کے ساتھ جانے والوں کا کھڑے رہنا۔ یہ حکم بھی پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ (الطحاوی)

(۵۶) جن لوگوں نے جنازہ کو اٹھایا ہے ان کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔ (ابوداود، ترمذی، حاکم، دار قطنی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ

(۵۷) ہر مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ (مالک، ابوداؤد)

(فرض کفایہ وہ فرض ہے جسے اگر کچھ مسلمان ادا کرلیں تو سب سے اس کی فرضیت ادا ہو جائے لیکن اگر کوئی نہ کرے تو سب گنہگار ہوں۔ مترجم)

(۵۸) اس حکم سے دو طرح کے لوگ مستثنیٰ ہیں، ان پر نماز جنازہ واجب نہیں ہے:

- وہ بچہ جو ابھی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچا ہے، نبی اکرم ﷺ نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ (ابوداؤد، احمد)
- شہید: نبی اکرم ﷺ نے شہدائے احد وغیرہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔

(بخاری، ابوداؤد)

لیکن ان دونوں کی نماز جنازہ اگر پڑھی جائے تو جائز ہے، یہاں صرف واجب نہ ہونے کی بات کہی گئی ہے۔

(۵۹) مندرجہ ذیل قسم کے لوگوں پر نماز جنازہ جائز ہے:

- بچہ خواہ نو ماہ سے قبل ہی اس کا حمل ساقط ہو گیا ہو، چار ماہ سے کم ساقط ہونے والے حمل کی نماز جنازہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

بچہ کی نماز جنازہ کے لیے یہ شرط صحیح نہیں ہے کہ پیدا ہونے کے بعد اس نے آواز نکالی ہو یا رویا ہو اس کے بعد انتقال ہوا ہو، کیونکہ اس مسئلہ پر پیش کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے والی حدیث ضعیف ہے۔

❖ شہید کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ (نسائی وغیرہ)

❖ اسی طرح اس شخص کی بھی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جس کو اسلام کی کسی تعزیراتی حد کی بنا پر موت کی سزا دی گئی ہو۔ (مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی)

❖ فاسق و فاجر مسلمان جو معاصی کا ارتکاب کرتا رہا ہو، نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا تو قائل ہو لیکن ان کا عملی طور پر تارک ہو، بدکار ہو اور شراب کا عادی ہو، اس کی نماز جنازہ جائز ہے، لیکن علمائے دین اور اہم دینی شخصیات اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں تا کہ اس جیسے دوسروں لوگوں کو عبرت و نصیحت حاصل ہو۔

(مسلم، احمد، نسائی، ترمذی)

❖ مقروض مسلمان میت جس نے اتنا مال نہ چھوڑا ہو کہ اس کا قرض ادا کیا جا سکے، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، ابتداء میں نبی اکرم ﷺ ایسے لوگوں کی نماز جنازہ خود نہیں پڑھاتے تھے۔ (بخاری، نسائی)

❖ جس مسلمان کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا ہو، یا بعض نے پڑھی ہو اور بعض نے نہ پڑھی ہو تو اس کی قبر پر آ کر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے، البتہ امام وہ شخص نہیں بنے گا جو اس کی نماز جنازہ پڑھ چکا ہو۔ (بخاری، مسلم، ابوداود)

❖ جس مسلمان کا انتقال کسی ایسی جگہ ہوا ہو جہاں نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو ایسے مسلمان کی غائبانہ نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت ادا کرے گی جیسا کہ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ پڑھی تھی۔ (بخاری، مسلم، ابوداود)

(۶۰) کفار اور منافقین پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لیے دعائے استغفار کرنا اور اللہ سے ان پر رحم فرمانے کی درخواست کرنا حرام ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۱) عام فرض نمازوں کی طرح نماز جنازہ کے لیے بھی جماعت واجب ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ جماعت ہی سے نماز جنازہ پڑھائی ہے، اور آپ کا حکم ہے کہ نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ (بخاری)

(۶۲) جماعت کے لیے کم سے کم تین آدمی ہونے چاہیں۔ (حاکم، بیہقی)

(۶۳) جماعت میں جس قدر تعداد زیادہ ہوگی میت کے حق میں افضل ہے اور اس کے لیے فائدہ مند ہے۔ (مسلم، نسائی، ترمذی)

(۶۴) نماز جنازہ کے لیے مستحب یہ ہے کہ امام کے پیچھے تین یا اس سے زیادہ صفیں بنائی جائیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۶۵) اگر امام کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنے والا صرف ایک آدمی ہو تو وہ عام فرض نمازوں کی طرح اس کے برابر کھڑا ہونے کے بجائے اس کے پیچھے کھڑا ہوگا۔ (حاکم، بیہقی)

(۶۶) میت کے ولی کے مقابلہ میں اسلامی حکومت کا سربراہ یا اس کا نائب امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ (حاکم، بزار)

(۶۷) اگر اسلامی حکومت کا سربراہ یا اس کا نائب موجود نہ ہو تو امامت کا مستحق حاضرین میں سے وہ شخص ہوگا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔ اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے گا جو سنت رسول کا زیادہ ماہر ہو۔

یہاں وہی ترتیب ملحوظ رہے گی جو عام نمازوں کی امامت کے سلسلے میں پیش نظر رہتی ہے۔ (مسلم وغیرہ)

(۶۸) مردوں اور عورتوں کے کئی جنازے جب ایک ساتھ ہوں تو ان پر صرف ایک بار نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس کی صورت یہ ہوگی کہ مردوں کا خواہ وہ چھوٹے لڑکے ہی کیوں نہ ہوں، جنازہ امام کے قریب رکھا جائے گا اور ان سے آگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلہ کی طرف عورتوں کا جنازہ ہوگا۔ (مصنف عبدالرزاق، نسائی، ابوداؤد، بیہقی)

(۶۹) کئی جنازوں کے اکٹھا ہونے کی صورت میں ہر ایک کے لیے الگ الگ نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے، کیونکہ نماز جنازہ کی اصل یہی ہے اور نبی ﷺ سے شہدائے احد پر الگ الگ نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ (طحاوی، طبرانی)

(۷۰) مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ (مسلم، اصحاب سنن)

(۷۱) لیکن افضل یہ ہے کہ نماز جنازہ مسجد سے باہر اس جگہ پڑھی جائے جو نماز جنازہ کے لیے مخصوص کی گئی ہو، جیسا کہ عہد رسالت میں تھا اور پیارے نبی ﷺ کا عام طریقہ بھی مسجد سے باہر ہی پڑھنے کا تھا۔ (بخاری، مسلم، حاکم، احمد)

(۷۲) نماز جنازہ قبروں کے درمیان پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(طبرانی فی المعجم الاوسط)

(۷۳) نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے امام، مرد میت کے سر کے مقابل میں اور عورت میت کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۷۴) امام نماز جنازہ میں چار، پانچ بلکہ نو تکبیریں کہہ سکتا ہے یہ سب نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ کبھی کبھی اس پر بھی عمل کرے۔ اور اگر کسی ایک کا التزام کرنا چاہے تو چار تکبیروں کا التزام کرے، کیونکہ چار تکبیروں کی احادیث قوی اور تعداد میں زیادہ ہیں۔ مقتدی بھی امام کے ساتھ تکبیر کہیں گے۔

(بخاری، مسلم، المحلی، الطحاوی)

(۷۵) نماز جنازہ کی پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں۔ (ترمذی، دار قطنی)

پہلی تکبیر کے علاوہ دیگر تکبیرات کے وقت رفع یدین کرنے کے سلسلے میں صحیح احادیث نہیں ملتی ہیں۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں صحیح سند سے ثابت ہے کہ وہ تمام تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ (بیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۶) پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی، کلائی اور بازو پر رکھ کر دونوں کو سینے پر باندھ لے۔ (بخاری، ابوداؤد، ابن خزیمہ)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی روایت ضعیف ہے جیسا کہ امام نوویؒ اور علامہ زیلعی حنفیؒ وغیرہ نے کہا ہے۔

(۷۷) پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی)

سورہ فاتحہ سے پہلے دعائے ثنا پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

(۷۸) قرأت جہری نہیں بلکہ سری کرے۔ (نسائی وغیرہ)

(تعلیم کی غرض سے باآواز بلند نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ احادیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے: مترجم)

(۷۹) پھر دوسری تکبیر کہے اور درود شریف پڑھے۔ (الشافعی فی الام) وہی درود جو عام نمازوں کے اندر پڑھی جاتی ہے۔

(۸۰) پھر باقی تکبیرات کہے اور ان کے اندر خلوص دل سے میت کے لیے دعا کرے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۸۱) دعائیں وہی پڑھے جو اس موقع کے لیے نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں

(یہاں مصنف نے چار قسم کی دعائیں تحریر کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ، (ایک روایت میں ولا تضلنا کی جگہ پر وَلَا تَفْتِنَّا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔)

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی، احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردے کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو، حاضر اور غائب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو وفات دے اسے اسلام پر وفات دے۔ اے اللہ! ہمیں اس میت کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ ہونے سے بچا اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈال۔"

(۸۲) دعا آخری تکبیر اور سلام کے درمیان کرے۔ (بیہقی)

(۸۳) پھر فرض نماز کی طرح دو مرتبہ سلام پھیرے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ (بیہقی)

(۸۴) ایک سلام پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے۔ (دار قطنی)

سلام کے الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمة الله.

لفظ "برکاتہ" کا اضافہ بھی صحیح ہے۔

(۸۵) نماز جنازہ میں سلام آہستہ سے پھیرے امام بھی اور مقتدی بھی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ نماز جنازہ میں سلام اتنی ہلکی آواز میں پھیرتے تھے کہ صرف قریب کے لوگ سن پاتے تھے۔ (الأم للشافعي)

(۸۶) بغیر کسی خاص ضرورت کے ان تین اوقات میں نماز جنازہ جائز نہیں ہے جن میں عام طور پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ (وہ تین اوقات یہ ہیں: سورج نکلتے وقت، ڈوبتے وقت، ٹھیک دوپہر کے وقت۔ مترجم)

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کی تدفین اور اس سے متعلق مسائل

(۸۷) میت کو دفن کرنا واجب ہے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری، مسلم، احمد)

(۸۸) مسلمان کو کافر کے ساتھ اور کافر کو مسلمان کے ساتھ دفن نہ کیا جائے، بلکہ مسلمان کو مسلمانوں کے قبرستان میں اور کافر کو کفار کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۸۹) سنت یہ ہے کہ میت کو قبرستان ہی میں دفن کیا جائے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ آپ مسلمان میت کو مدینہ کے بقیع نامی قبرستان میں دفن کرتے تھے۔ جہاں تک سوال نبی اکرم ﷺ کی تدفین کا ہے کہ آپ کو حضرت عائشہ کے حجرے میں دفن کیا گیا تو یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ انبیائے کرام کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں ان کا انتقال ہوتا ہے۔ (ترمذی)

(۹۰) اس حکم سے مستثنیٰ صرف میدان جنگ کے شہدائے اسلام ہیں ان کو مسلمانوں کے عام قبرستان میں دفن کرنے کے بجائے جہاں ان کی شہادت ہوئی ہے وہیں دفن کیا جائے گا۔ (احمد)

(۹۱) بغیر کسی خاص ضرورت کے مندرجہ ذیل اوقات میں میت کی تدفین جائز نہیں۔

❖ نماز کے تینوں ممنوعہ اوقات میں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

❖ رات کے وقت، (مسلم وغیرہ) کیونکہ رات میں جنازہ کی نماز میں حاضرین کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد کم ہوگی جب کہ حاضرین کا زیادہ ہونا میت کے حق میں مفید ہے۔

(۹۲) اگر رات ہی میں کسی مجبوری کے تحت دفن کرنا ضروری ہو تو جائز ہے خواہ اس کے لیے چراغ روشن کرنا پڑے اور تدفین کی خاطر قبر میں روشنی لے کر اترنا پڑے۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

(۹۳) قبر کو گہری کھودنا، اس کو کشادہ اور اچھی بنانا واجب ہے۔
(ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

(۹۴) قبر بغلی ہو یا صندوقی دونوں طرح جائز ہے کیونکہ عہد رسالت میں دونوں طرح کا رواج تھا البتہ بغلی افضل ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۹۵) اگر ضرورت پڑ جائے تو دو یا دو سے زیادہ میت کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا جائز ہے، البتہ قبر میں پہلے افضل شخص کو اتارا جائے گا۔
(بخاری، نسائی، ترمذی، احمد)

(۹۶) میت خواہ مرد ہو یا عورت اسے قبر میں اتارنے کا کام مرد انجام دیں گے عورتیں نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عہد رسالت کا یہی طریقہ تھا اور مرد ہی اس کام کے لیے موزوں بھی ہیں۔ اگر عورت یہ کام کرے گی تو اندیشہ ہے کہ اس کی ستر پوشی نہ ہو سکے۔ (بخاری، حاکم)

(۹۷) میت کے اولیاء (قریبی رشتہ دار) اسے قبر میں اتارنے کے زیادہ مستحق ہیں۔
(سورہ انفال: ۷۵، حاکم، ابوداؤد، طحاوی)

(۹۸) شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ خود اپنی بیوی کو قبر میں اتارے۔
(احمد، بخاری، مسلم)

(۹۹) لیکن شرط یہ ہے کہ شوہر نے اس رات ہم بستری نہ کی ہو، ورنہ پھر دوسرا شخص خواہ وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو اسے قبر میں اتارے گا، بشرطیکہ اس نے بھی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات ہم بستری نہ کی ہو۔ (بخاری، طحاوی، احمد، بیہقی)

(۱۰۰) سنت یہ ہے کہ میت کو قبر میں پائتانے کی طرف سے اتارا جائے۔ (احمد، ابن ابی شیبہ)

(۱۰۱) میت کو اس کی قبر میں دائیں پہلو پر رکھا جائے، اس کا چہرہ قبلہ کی طرف مائل ہو، اس کا سر اور اس کے دونوں پیر قبلہ کے بائیں اور دائیں ہوں۔ عہد رسالت سے اہل اسلام کا یہی طریقہ چلا آرہا ہے۔ (المحلی)۔

(۱۰۲) میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" یا "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ" یا "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ"۔ یہ سب نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۰۳) قبر کے قریب موجود لوگوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ لحد کو بند کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

اس موقع پر بعض فقہائے متاخرین کا یہ کہنا کہ پہلے لپ پر "منها خلقناكم" دوسرے لپ پر "وفيها نعيدكم" اور تیسرے لپ پر "ومنها نخرجكم تارة اخرى" پڑھنا مستحب ہے، صحیح نہیں ہے۔ اس سلسلے میں مسند احمد کے حوالے سے پیش کی جانے والی روایت ایک قول کے مطابق موضوع اور دوسرے قول کے مطابق بہت زیادہ ضعیف ہے، لہٰذا اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۱۰۴) دفن میت سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل چیزیں مسنون ہیں:

- قبر زمین کی سطح سے ایک بالشت کے بقدر ذرا بلند ہو، سطح زمین سے برابر نہ ہو تاکہ قبر کی پہچان ہو سکے اور توہین سے اسے بچایا جا سکے۔ (ابن حبان، بیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح بنائی جائے۔ (بخاری، بیہقی)

❖ قبر کی شناخت کے لیے پتھر وغیرہ رکھ دیا جائے تاکہ میت کے دوسرے عزیز واقارب کو اس کے قریب دفن کیا جاسکے۔ (ابوداؤد)

❖ میت کو وہ تلقین نہ کی جائے جو آج کل معروف ہے، کیونکہ اس سلسلے میں پیش کی جانے والی روایت صحیح نہیں ہے بلکہ امام قبر کے پاس کھڑے ہوکر میت کی ثابت قدمی کے لیے دعا کرے اور اس کے لیے بخشش طلب کرے، دوسرے حاضرین کو بھی میت کے حق میں اس طرح کی دعا کرنے کا حکم دے۔ (ابوداؤد، حاکم)

(۱۰۵) میت کی تدفین کے دوران اس کی قبر کے پاس اس مقصد کے لیے بیٹھنا جائز ہے کہ موجود لوگوں کے سامنے موت اور اس کے بعد پیش آنے والے حالات کا تذکرہ کرکے ان کو نصیحت کی جائے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۰۶) صحیح مقصد کے لیے میت کو قبر سے نکالنا جائز ہے مثلاً کسی کو غسل دیے اور کفن پہنائے بغیر دفن کر دیا گیا تو اس کو قبر سے نکال کر غسل دینا اور کفن پہنانا جائز ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۱۰۷) کسی مسلمان کے لیے مستحب نہیں ہے کہ وہ موت سے پہلے اپنی قبر کھود کر رکھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے اس طرح کا کوئی کام نہیں کیا مزید یہ کہ کسی انسان کو نہیں معلوم کہ اس کا انتقال کہاں ہوگا البتہ اگر اس سے مقصد موت کی تیاری ہو تو یہ ایک نیک عمل شمار ہوگا۔

(الاختیارات العلمیۃ لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت کے آداب واحکام

(۱۰۸) میت کے گھر والوں سے تعزیت (یعنی ان کو صبر کی تلقین، صبر پر ملنے والے اجر کی یاد دہانی، میت اور اس کے گھر والوں کے لیے دعا) ایک شرعی حکم ہے۔ (نسائی)

(۱۰۹) میت کے گھر والوں سے تعزیت ایسے الفاظ کے ذریعہ کی جائے جن سے ان کو تسلی ہو، اور ان کا غم دور ہو اور ان کو صبر و قرار آئے، اگر معلوم ہو اور بر وقت یاد آجائے تو تعزیت کے لیے وہ الفاظ استعمال کرے جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں، ورنہ اس موقع کے لیے جو بھی اچھی بات اس مقصد کے لیے مفید ہو، وہ کہے، بشرطیکہ وہ خلاف شریعت نہ ہو۔

علامہ محمد ناصر الدین البانیؒ نے اس موقع پر چار قسم کے الفاظ تعزیت جو صحیح سندوں سے ثابت ہیں، پیارے نبی ﷺ کے نقل کیے ہیں ہم ذیل میں دو کا تذکرہ کر رہے ہیں:

(ا) إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ. (بخاری، مسلم)

”اللہ نے جو چیز لے لی وہ اس کی تھی، جو چیز اس نے عطا کی تھی وہ بھی اس کی تھی، اس کے یہاں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ نے یہ کلمات تعزیت ارشاد فرمائے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ. (مسلم وغیرہ)

"اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما، پس ماندگان کی خبر گیری فرما، اے ساری دنیا کے پروردگار! ہماری اور ان کی مغفرت فرما، ان کے لیے ان کی قبر کو کشادہ کر دے اور ان کے لیے اس کو منور کر دے۔"

(۱۱۰) یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ تعزیت صرف تین دنوں تک کی جاسکتی ہے، اس کے بعد نہیں، بلکہ جب تعزیت کو مفید سمجھے میت کے گھر والوں سے تعزیت کرے۔ پیارے نبی ﷺ نے تین دنوں کے بعد بھی تعزیت کی ہے۔ (مسند احمد)

(۱۱۱) تعزیت کے تعلق سے دو چیزوں سے بچنا ضروری ہے جن کا عام طور پر بہت رواج ہے:

❖ کسی خاص مقام جیسے گھر، قبرستان یا مسجد میں تعزیت کے لیے اکٹھا ہونا۔

❖ تعزیت میں آئے ہوئے لوگوں کے لیے گھر والوں کا کھانا تیار کرنا۔

(احمد، ابن ماجہ)

علامہ ابن ہمام حنفیؒ نے شرح ہدایہ (۱/۴۷۳) میں اس موقع پر کھانا تیار کرنے کو بدعت قبیحہ (بدترین بدعت) کہا ہے۔

(۱۱۲) سنت یہ ہے کہ میت کے رشتہ دار اور اس کے پڑوسی اس کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کریں۔ (ابوداود، ترمذی)

(۱۱۳) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور اس کی عزت و تکریم کرنا مستحب ہے۔

(احمد، حاکم، بیہقی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے لیے ایصال ثواب

(۱۱۴) میت کو دوسروں کے جن اعمال سے فائدہ پہنچتا ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- اس کے حق میں ایک مسلمان کی دعا، بشرطیکہ قبولیت دعا کے لیے جو شرطیں ہیں وہ اس میں پائی جائیں۔ (مسلم)
- میت نے روزہ کی نذر مان رکھی تھی لیکن نذر پوری کیے بغیر اس کا انتقال ہو گیا، اب اگر میت کا ولی میت کی طرف سے نذر کا وہ روزہ رکھ لے تو اس سے میت کو ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)
- میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی کا اسے فائدہ پہنچتا ہے خواہ قرض ولی ادا کرے یا غیر ولی۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)
- اس کی نیک اولاد جو صالح اعمال کرتی ہے تو اولاد کے مثل ان کے والدین کو بھی اجر ملتا ہے کیونکہ اولاد ان کی کمائی اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) احادیث میں بطور خاص اولاد کی طرف سے اپنے والدین کے لیے صدقہ کرنے، روزہ رکھنے اور غلام آزاد کرنے وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے، صدقے کے سلسلے میں دلائل یہ بتاتے ہیں کہ میت کو صرف اسی صدقہ کا ثواب ملتا ہے جو اس کی اولاد کی طرف سے کیا جاتا ہے۔
- میت کو اس کے ان اعمال صالحہ اور صدقات جاریہ کا ثواب ملتا ہے جو اس نے اپنی زندگی میں کیے ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کی زیارت سے متعلق مسائل و احکام

(۱۱۵) نصیحت، عبرت اور تذکیر آخرت کے لیے قبروں کی زیارت کا شرعی حکم ہے، بشرطیکہ اللہ کو چھوڑ کر صاحب قبر سے دعا اور استغاثہ نہ کرے اس سے اللہ کا غضب بھڑکتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

(۱۱۶) مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ (حاکم، بیہقی)

(۱۱۷) لیکن عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کے لیے بکثرت جانا جائز نہیں ہے۔ (ترمذی) کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ قبر پر خلاف شریعت اعمال ہونے لگیں گے۔ مثلاً میت کے لیے چیخ و پکار، بے پردگی اور وقت کی بربادی وغیرہ۔ اسی طرح قبرستان کے تفریح گاہ بن جانے کا پورا پورا امکان ہے۔

(۱۱۸) جس کا انتقال اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر ہوا اس کی قبر کی زیارت صرف عبرت و نصیحت کے لیے جائز ہے۔ (مسلم، احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

قبروں کی زیارت کے دو مقاصد ہیں:

- موت اور مردوں کی یاد سے زیارت کرنے والے کو نفع ہوتا ہے اسے اس حقیقت کا ادراک ہوتا ہے کہ ان مردوں کا انجام یا تو جنت ہے یا جہنم، زیارت قبور کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا مقصد یہی ہے۔

❖ سلام کرکے، دعا اور استغفار کرکے میت کو فائدہ پہنچانا اور اُن کے ساتھ احسان کرنا۔ (احمد)

قبر کی زیارت کے وقت کس طرح سلام کیا جائے اور کس طرح میت کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اس سلسلے میں جس طرح کے کلمات اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہیں ان میں سے تین کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے:

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا وَاِيَّاكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ.

(۲) اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

(۳) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

(۱۱۹) قبروں کی زیارت کے وقت قرآن پڑھنے کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں ملتا ہے، بلکہ زیارت کے تعلق سے جو احادیث آئی ہیں ان سے عدم جواز ہی کا پتہ چلتا ہے کیونکہ اگر قرآن پڑھنا جائز ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تعلیم دیتے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں، ان کے اس سوال کے جواب میں کہ زیارت قبر کے وقت کیا پڑھیں؟ آپ ﷺ نے ان کو سلام اور دعا کے وہی کلمات سکھائے جو اوپر ذکر کیے جاچکے ہیں، اگر قرآن پڑھنا جائز ہوتا تو اس موقع پر آپ کیوں چھپاتے؟ اگر آپ نے صحابہ کرامؓ کو اس کی تعلیم دی ہوتی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح سند کے ساتھ ہم تک یہ بات ضرور پہنچتی چونکہ ایسی کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اس لیے ثابت ہوتا ہے کہ زیارت قبر کے وقت قرآن پڑھنے کا کوئی رواج نہیں تھا۔

(۱۲۰) قبر پر صاحب قبر کے حق میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔ (احمد، مؤطا)

(۱۲۱) لیکن دعا کے وقت کعبہ کی طرف رخ کرے قبر کی طرف نہیں کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت کے لیے قبلہ کا استقبال ضروری ہے، امام ابوالحسن محمد بن مرزوق الزعفرانی، جو فقہائے محققین میں سے ہیں، اپنی کتاب ''الجنائز'' میں لکھتے ہیں:

''اپنے ہاتھ سے قبر کا استلام نہ کرے اور نہ اسے بوسہ دے یہی سنت ہے، قبروں کا استلام اور ان کو بوسہ دینے کا جو کام آج عوام کر رہے ہیں، یہ شرعی طور پر سخت ناپسندیدہ بدعات میں سے ہے۔ ایسا کرنے سے بچنا چاہیے بلکہ دوسروں کو اس سے منع کرنا چاہیے۔ جب کوئی شخص میت کو سلام کرے تو سامنے سے کرے اور جب اس کے لیے دعا کرنا چاہے تو اپنی جگہ سے ہٹ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا کرے۔ امام ابوحنیفہ'' اور دیگر ائمہ فقہ کا یہی مسلک ہے۔

(۱۲۲) کافر کی قبر پر جائے تو اسے نہ سلام کرے اور نہ اس کے لیے دعا کرے بلکہ اسے جہنم کی وعید سنا دے۔ (طبرانی)

(۱۲۳) جوتوں سمیت مسلمانوں کی قبر کے درمیان نہ چلے۔ (اصحاب السنن وغیرہ)

(۱۲۴) چنبیلی اور گلاب وغیرہ کے خوشبودار پھول قبر پر رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام وغیرہم نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر یہ کوئی نیک کام ہوتا تو وہ ہم سے پہلے اس کام کو انجام دے چکے ہوتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کاموں کا ارتکاب قبر کے نزدیک حرام ہے

(۱۲۵) قبروں کے نزدیک یا قبروں سے متعلق مندرجہ ذیل کام حرام ہیں:

(۱) قبر کے پاس اللہ کی رضا کے لیے جانور ذبح کرنا یا قربانی کرنا۔ عبدالرزاق بن ہمام فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ قبروں کے پاس گائے اور بکری ذبح کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، ابوداؤد، احمد، بیہقی)

(۲) باہر سے مٹی لا کر قبر اونچی کرنا۔

(۳) کلس وغیرہ سے قبر کی ملمع سازی کرنا۔

(۴) قبر پر کوئی تحریر لکھنا۔

(۵) قبر پر کوئی عمارت، حجرہ اور گنبد وغیرہ تعمیر کرنا۔

(۶) قبر پر بیٹھنا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

(۷) قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔ (مسلم)

(۸) قبروں کے پاس نماز پڑھنا خواہ ان کی طرف رخ نہ بھی ہو۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۹) قبروں پر مساجد تعمیر کرنا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۰) قبروں پر میلہ لگانا کہ عبادت وغیرہ کرنے کے لیے خاص موقع اور متعین وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر وہاں جایا جائے۔ (ابوداؤد، احمد)

(۱۱) ثواب کی امید میں بابرکت سمجھ کر قبروں کی زیارت کے لیے رخت سفر باندھنا۔ (بخاری، مسلم)

قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے طور پہاڑ کے لیے سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اپنے اس ارادے کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: رخت سفر باندھنا صرف تین مسجدوں بیت الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے لیے جائز ہے، تم طور پر جانے کا ارادہ ترک کردو اور وہاں مت جاؤ۔

(الازرقی "فی اخبار مکۃ")

(۱۲) قبروں کے پاس چراغ وغیرہ جلانا، سلف صالحین سے اس طرح کا کوئی عمل ثابت نہیں، اس سے مال کی بربادی لازم آتی ہے نیز یہ کہ اس سے آتش پرستوں کی مشابہت ہوتی ہے۔

(۱۳) قبروں کی ہڈیوں کا توڑنا۔ (بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، ابن ماجہ)

افسوس کی بات ہے کہ آج اسلامی حکومتیں بھی یورپ کی تقلید میں کھنڈرات کی حفاظت، آثار قدیمہ کے تحفظ کے نام پر کرتی ہیں لیکن سڑکوں کی توسیع اور دوسرے کاموں کے لیے قبرستان کی حرمت کا خیال نہیں کرتیں بلکہ اسے کھود کر پھینک دیتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ کتنے مردوں کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوں گی۔

(۱۴) کفار کی قبروں کا اکھاڑنا جائز ہے اس لیے کہ ان کے احترام کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ سے متعلق بعض بدعات

(۱) سکرات میں مبتلا مسلمان کے سر کے پاس قرآن رکھنا۔
(۲) قریب الموت کے پاس سورہ یٰسین پڑھنا۔
(۳) قریب الموت کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیرنا۔
(۴) وفات کے بعد میت کے پاس سے حیض ونفاس والی عورتوں اور جنبی کو ہٹا دینا۔
(۵) جن لوگوں کے سامنے میت نے آخری سانس لی ہے، ان کا سات دنوں تک کوئی کاروبار نہ کرنا۔
(۶) یہ عقیدہ رکھنا کہ جس مکان میں میت کا انتقال ہوا ہے اس کی روح وہاں آتی جاتی رہتی ہے۔
(۷) جہاں انتقال ہوا ہے اس جگہ کسی پیڑ یا پودے کی ہری شاخ رکھنا۔
(۸) غسل دینے سے پہلے تک قرآن پڑھتے رہنا۔
(۹) میت کے ناخن کاٹنا اور موئے زیر ناف صاف کرنا۔
(۱۰) جب تک تدفین سے فارغ نہ ہو جائیں کھانے پینے سے پرہیز کرنا۔
(۱۱) یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعہ کی رات یا دن میں جس شخص کا انتقال ہوا ہے اسے قبر کا عذاب صرف ایک لمحہ کے لیے ہوتا ہے پھر قیامت تک کوئی عذاب نہ ہوگا۔
(۱۲) میت کو جس جگہ غسل دیا گیا ہے وہاں تین دنوں تک روٹی اور پانی کا پیالہ رکھنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) نہلانے والے کا میت کے ہر عضو کو دھوتے وقت کوئی دعا پڑھنا۔
(۱۴) عورت کے بالوں کو اس کے سینہ پر لٹکانا۔
(۱۵) بزرگوں اور صالح لوگوں کی قبر کے پاس دفن کرنے کے لیے میت کو دور دراز مقامات پر منتقل کرنا۔
(۱۶) کفن پر کوئی دعا لکھنا۔
(۱۷) جنازہ کے آگے علم (جھنڈا۔نشان) لے کر چلنا۔
(۱۸) جنازہ کے سامنے پھولوں کا گلدستہ اور میت کی تصویر اٹھائے ہوئے چلنا۔
(۱۹) یہ عقیدہ رکھنا کہ میت اگر نیک اور صالح ہوتی ہے تو اس کا جنازہ ہلکا ہوتا ہے۔
(۲۰) صدقہ وخیرات کے سامان جنازہ کے ساتھ لے کر جانا۔
(۲۱) جنازہ کو کندھوں پر اٹھانے کی ابتداء لازمی طور پر داہنی جانب سے کرنا۔
(۲۲) جنازہ کو چاروں طرف سے دس دس قدم تک اٹھا کر لے چلنا۔
(۲۳) جنازہ کو لے کر چلتے ہوئے ذکر کرنا، قرآن پڑھنا یا قصیدۂ بردہ اور دلائل الخیرات وغیرہ پڑھنا۔
(۲۴) میت کے پیچھے پیچھے انگیٹھی جلا کر چلنا۔
(۲۵) ہر روز سورج غروب ہونے کے بعد دنیا کے ان تمام مسلمانوں کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھنا جن کا انتقال ہو گیا ہے۔
(۲۶) نماز جنازہ کے وقت اس علم کے باوجود جوتے نکال دینا کہ ان میں گندگی نہیں لگی ہے اور پھر ان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔
(۲۷) امام کا مرد جنازہ کے بیچ میں اور عورت کے سینہ کے سامنے کھڑے ہونا۔
(۲۸) دعائے ثنا پڑھنا۔
(۲۹) سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے سے نماز جنازہ میں پرہیز کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰) دفن کرنے سے پہلے میت کی چارپائی کے اردگرد گھوم کر ذکر اور دعا کرنا۔

(۳۱) میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اذان دینا۔

(۳۲) میت کو سرہانے سے قبر میں اتارنا۔

(۳۳) بغیر کسی ضرورت کے میت کے نیچے ریت بچھا دینا۔

(۳۴) قبر میں میت کے سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھنا۔

(۳۵) قبر میں میت پر گلاب کا پانی چھڑکنا۔

(۳۶) میت کو مٹی دیتے وقت پہلے لپ پر "منها خلقناكم" دوسرے لپ پر "وفيها نعيدكم" اور تیسرے لپ پر "ومنها نخرجكم تارة اخرى" پڑھنا۔

(۳۷) میت کے سرہانے فاتحہ پڑھنا اور اس کے پیر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھنا۔

(۳۸) عورت کی قبر پر دو پتھر نصب کرنا۔

(۳۹) تدفین سے واپس آکر گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہونا جب تک ہاتھ پیر نہ دھل لئے جائیں۔

(۴۰) قبر کے پاس صدقہ و خیرات کرنا۔

(۴۱) قبر پر پانی ڈالنا اس طرح کہ سرہانے سے شروع کر کے پوری قبر پر بہایا جائے اور آخر میں بچے ہوئے پانی کو بیچ میں ڈال دیا جائے۔

(۴۲) قبروں کے پاس تعزیت کرنا۔

(۴۳) تعزیت کے لیے کسی جگہ پر اکٹھا ہونا۔

(۴۴) تعزیت کو صرف تین دنوں تک محدود سمجھنا۔

(۴۵) میت کے گھر والوں کا اپنی طرف سے شرکائے جنازہ کی ضیافت کا اہتمام کرنا۔

(۴۶) وفات کے دن، ساتویں دن، چالیسویں دن اور سال کے آخری دن ضیافت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کرنا۔

(۴۷) وفات کے بعد پہلی جمعرات کو کھانا کھلانا۔

(۴۸) اس بات کی وصیت کرنا کہ میری قبر پر کچھ لوگ چالیس یا اس سے کم یا زیادہ راتیں گزاریں۔

(۴۹) قرآن پڑھنے، تسبیح وتہلیل کرنے، درود شریف پڑھنے کے لیے اوقات متعین کرنا تاکہ ان تمام کاموں کا ثواب میت کی روح یا اس کی قبر کی زیارت کے لیے آنے والوں کو بخشا جائے۔

(۵۰) میت کو جو کھانا بہت پسند تھا اس کا صدقہ کرنا۔

(۵۱) رجب، شعبان اور رمضان کے مہینوں میں مردوں کی روح کے لیے صدقہ کرنا۔

(۵۲) مردوں کے ایصال ثواب کے لیے قرآن پڑھنا۔

(۵۳) قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن ختم کرنا۔

(۵۴) قبر کے اوپر خیمہ یا سائبان لگانا۔

(۵۵) وفات سے پہلے ہی اپنے لیے قبر کھود کر تیار رکھنا۔

(۵۶) ہر جمعہ کو والدین کی قبروں کی زیارت کے لیے جانا۔

(۵۷) یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعرات میں جب میت کی زیارت کے لیے کوئی نہیں آتا ہے تو دوسرے مردوں کے درمیان اس کا دل بجھا بجھا سا رہتا ہے اور میت اپنے زائرین کو اسی وقت دیکھ لیتی ہے جب وہ شہر کی فصیل سے باہر آتے ہیں۔

(۵۸) محرم کی دسویں تاریخ کو قبروں کے زیارت کے لیے جانا۔

(۵۹) پندرھویں شعبان کی رات کو قبروں کی زیارت کے لیے جانا اور وہاں پر چراغاں کرنا۔ (اگربتی وغیرہ سلگانا بھی اس میں داخل ہے۔ مترجم)

(۶۰) عیدین کے دن اور ماہ رجب، شعبان اور رمضان میں بطور خاص قبر کی زیارت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔

(۶۱) عیدالفطر کے دن قبر کی زیارت کے لیے جانا۔

(۶۲) پیر اور جمعرات کو قبر کی زیارت کے لیے جانا۔

(۶۳) قبر کے پاس نمازی کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا پھر تھوڑی دیر بعد بیٹھنا۔

(۶۴) زیارت قبر کے لیے تیمم کرنا۔

(۶۵) زیارت قبر کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھنا، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور تین بار قل ھو اللہ احد پڑھنا اور اس کا ثواب صاحب قبر کو بخشنا۔

(۶۶) مردوں کے لیے فاتحہ پڑھنا۔

(۶۷) قبروں پر سورہ یٰسین پڑھنا۔

(۶۸) گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھنا۔

(۶۹) چاندنی راتوں میں قبرستان کے اندر منبر اور کرسی لگا کر وعظ و تقریر کرنا۔

(۷۰) بعض مخصوص قبروں کی زیارت کو حج کا نام دینا۔

(۷۱) نماز اور تلاوت قرآن جیسی عبادات کا ثواب مسلمان مردوں کو بخشنا۔

(۷۲) اعمال صالحہ کا ثواب نبی اکرم ﷺ کو بخشنا۔

(۷۳) قرآن پڑھ کر میت کے لیے ایصال ثواب کرنے والے کو اجرت دینا۔

(۷۴) یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیائے کرام اور صالحین امت کی قبروں کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(۷۵) اس امید میں کسی قبر کی زیارت کے لیے جانا کہ وہاں جانے سے دعا قبول ہو جائے گی۔

(۷۶) یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کی قبر جس بستی میں ہوتی ہے اس بستی کے لوگ اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت سے روزی پاتے ہیں اور غیب سے ان کی مدد کی جاتی ہے۔

(۷۷) بعض صوفیا کا اپنے مریدوں سے یہ کہنا کہ جب اللہ سے کوئی حاجت طلب کرنا چاہو تو مجھے پکارنا یا میری قبر پر آکر مجھ سے فریاد کرنا۔

(۷۸) کسی ولی اور بزرگ کی قبر کے پاس موجود درخت اور پتھر کو مقدس سمجھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ جو اس کو کاٹے یا توڑے گا اسے تکلیف پہنچے گی۔

(۷۹) انبیائے کرام اور صالحین امت کی قبروں کی زیارت کے لیے رخت سفر باندھنا۔

(۸۰) قبرستان کے اندر مکان بنانا اور اس میں رہنا۔

(۸۱) قبروں کو مزین کرنا۔

(۸۲) قبرستان میں قرآن لے کر جانا اور میت پر اس میں دیکھ کر پڑھنا۔

(۸۳) قبرستان کے اندر قرآن پڑھنے والوں کے لیے قرآن کے نسخے رکھنا۔

(۸۴) اولیاء کی قبروں کی کھڑکیوں سے دھاگے باندھ دینا تاکہ وہ ان کو یاد رکھ سکیں اور اس طرح ان کی حاجت پوری کر سکیں۔

(۸۵) تبرک کے لیے قبر پر تولیہ اور کپڑوں کا ڈالنا۔

(۸۶) قبر کا استلام کرنا اور اسے بوسہ دینا۔

(۸۷) قبر کی دیوار سے پیٹ اور پیٹھ لگانا۔

(۸۸) انبیائے کرام اور صالحین کی قبروں کا طواف کرنا۔

(۸۹) قبر کے پاس جانور ذبح کرنا یا قربانی کرنا۔

(۹۰) دعا کے وقت اس سمت کا رخ کرنا جدھر نیک آدمی کی قبر ہو۔

(۹۱) انبیائے کرام اور صالحین امت کی قبروں کی زیارت اس مقصد کے لیے کرنا کہ وہاں جا کر نماز پڑھیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۲) بزرگوں کی قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ کر ان کی زیارت کے لیے جانا۔

(۹۳) ذکر، تلاوت، روزہ اور جانور ذبح کرنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا۔

(۹۴) اصحاب قبور کے وسیلہ سے اللہ سے مانگنا۔

(۹۵) میت یا غیر موجود انبیاء اور صالحین سے یہ کہنا کہ آپ اللہ سے دعا کریں یا آپ اللہ سے مانگیں۔

(۹۶) میت سے یہ کہتے ہوئے فریاد کرنا: اے فلاں میرے سردار میری فریاد سنیے یا دشمنوں کے خلاف میری مدد کیجیے۔

(۹۷) یہ عقیدہ رکھنا کہ میت کائنات کے معاملات میں تصرف کرتی ہے۔

(۹۸) قبر کے پاس اعتکاف کرنا اور وہاں مجاور بن کر بیٹھنا۔

(۹۹) جن قبروں کا احترام کرتے ہیں ان کی زیارت کے وقت وہاں سے الٹے پاؤں لوٹنا۔

(۱۰۰) قبر کو اونچی بنانا اور اس پر عمارت تعمیر کرنا۔

(۱۰۱) یہ وصیت کرنا کہ میری قبر پر عمارت تعمیر کردی جائے۔

(۱۰۲) قبر کو پختہ بنا کر سفیدی وغیرہ کرانا۔

(۱۰۳) قبر پر میت کا نام اور اس کی تاریخ وفات لکھنا۔

(۱۰۴) میت کو مسجد میں دفن کرنا یا اس کی قبر پر مسجد بنانا۔

(۱۰۵) قبروں پر میلہ لگانا۔

(۱۰۶) قبر پر قندیل لٹکانا تاکہ لوگ اس کی زیارت کے لیے آئیں۔

(۱۰۷) تیل اور موم بتی بطور نذر دینا تاکہ قبر پر روشنی رہے۔

(۱۰۸) نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا۔

(۱۰۹) آپ ﷺ سے وسیلہ پکڑنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۰) اللہ کو چھوڑ کر آپ ﷺ سے فریاد کرنا۔

(۱۱۱) قبر نبوی پر ہاتھ پھیرنا۔

(۱۱۲) قبر نبوی کا طواف کرنا۔

(۱۱۳) قبر اطہر کی دیوار سے پیٹ اور پیٹھ کو حصول برکت کے لیے ملنا۔

(۱۱۴) قبر اطہر کے حجرے کی کھڑکیوں پر ہاتھ رکھنا۔

(۱۱۵) حجرے کو سامنے کر کے اپنے لیے دعا کرتے ہوئے دیر تک قیام کرنا۔

(۱۱۶) ختم قرآن اور نعتیہ قصائد پڑھنے کے لیے قبر نبوی کے پاس اکٹھا ہونا۔

(۱۱۷) اپنی حاجات لکھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بطور درخواست بھیجنا۔

(۱۱۸) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ اپنی حیات میں جس طرح اپنی امت کا مشاہدہ فرماتے تھے، اس کے حالات اس کی نیتوں اور دلی کیفیات سے واقف تھے، ٹھیک اسی طرح وفات کے بعد بھی آپ ان تمام باتوں کا علم رکھتے ہیں۔

☆—☆—☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۱۔ عرض ناشر ۳

۲۔ عرض مترجم ۵

۳۔ مریض کی ذمہ داریاں ۷

۴۔ قریب الموت کو کلمۂ شہادت کی تلقین کرنا ۹

۵۔ وفات کے بعد حاضرین کی ذمہ داریاں ۱۰

۶۔ حاضرین کے لیے جائز باتیں ۱۱

۷۔ میت کے قریبی رشتہ داروں کے فرائض ۱۲

۸۔ میت کے قریبی عزیزوں کے لیے حرام کام ۱۳

۹۔ موت کی اطلاع دینے کا جائز طریقہ ۱۴

۱۰۔ حسن خاتمہ کی نشانیاں ۱۵

۱۱۔ میت کی تعریف وتوصیف کرنا ۱۷

۱۲۔ میت کو نہلانے کا حکم اور اس کا طریقہ ۱۸

۱۳۔ میت کو کفن پہنانے کا طریقہ ۲۰

۱۴۔ جنازہ کو اٹھانا اور اس کے پیچھے چلنا ۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ نماز جنازہ.. ۲۵
۱۶۔ میت کی تدفین اور اس سے متعلق مسائل ۳۱
۱۷۔ تعزیت کے آداب واحکام.. ۳۵
۱۸۔ میت کے لیے ایصال ثواب.. ۳۷
۱۹۔ قبروں کی زیارت سے متعلق مسائل واحکام ۳۸
۲۰۔ جن کاموں کا ارتکاب قبر کے نزدیک حرام ہے ۴۱
۲۱۔ جنازہ سے متعلق بعض بدعات.. ۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 40/-